اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں

(۲۹)

امام مہدی علیہ السلام

اہل سنت کی احادیث کے آئینے میں

تالیف:

حجۃ الاسلام سید عبدالرحیم موسوی

ترجمہ:

محمد علی توحیدی

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ketab.ir

رشناسه	:	الموسوی، عبدالرحیم، ۱۹۵۶- م. Al-Musaw, Abd Rahim, 1956-
عنوان قراردادی	:	الامام‌المهدی(عج) فی روایات اهل‌السنه .اردو
عنوان و نام پدیدآور	:	امام مهدی(عج) اهل‌سنت کی آیینی مین/تالیف سید عبدالرحیم موسوی ؛ ترجمه محمدعلی توحیدی.
مشخصات نشر	:	قم: مجمع جهانی اهل بیت(علیهم السلام)، ۲۰۲۴م.=۱۴۰۳.
مشخصات ظاهری	:	۵۷ص.
فروست	:	اهل‌بیت علیهم‌السلام کی تعلیمات مین؛ ۲۹.
شابک	:	978-964-7756-27-3
وضعیت فهرست نویسی	:	فیپا
یادداشت	:	زبان: اردو.
موضوع	:	محمدبن حسن (عج)، امام دوازدهم، ۲۵۵ق - Muhammad ibn Hasan, Imam XII
موضوع	:	محمدبن حسن (عج)، امام دوازدهم، ۲۵۵ق. - -- احادیث اهل سنت
موضوع	:	Muhammad ibn Hasan, Imam XII -- Hadiths (Sunnite)
موضوع	:	احادیث اهل سنت -- قرن ۱۴ • Hadith (Sunnites) -- Texts -- 20th century
شناسه افزوده	:	توحیدی، محمدعلی، ۱۹۵۵- م.، مترجم
شناسه افزوده	:	مجمع جهانی اهل بیت (علیهم السلام)
شناسه افزوده	:	Ahl al-Bayt World Assembly
رده بندی کنگره	:	BP...
رده بندی دیویی	:	...۲۹۷/...
شماره کتابشناسی ملی	:	...۹۸۸۲...
اطلاعات رکورد کتابشناسی	:	فیپا

اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں (۲۹)

امام مہدی(عج) احادیث اہل سنت کے آئینے میں

تالیف: حجۃ الاسلام عبدالرحیم موسوی/ تحقیقی کمیٹی

ترجمہ: حجۃ الاسلام شیخ محمد علی توحیدی

تصحیح: حجۃ الاسلام شیخ سجاد حسین

نظر ثانی: محمد عباس ہاشمی

کمپوزنگ: حجۃ الاسلام شیخ غلام حسن جعفری

ناشر: مجمع جہانی اہل بیتؑ

طبع اول: ۱۴۴۶ھ، ۲۰۲۵

مطبع: چاپ دیجیتال

تعداد: ۵۰

ISBN: 978-964-7756-27-3

www.ahl-ul-bayt.org--info@ahl-ul-bayt.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

پتہ: تر دگلی نمبر ۶، جمہوری اسلامی بولیورڈ، قم، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۵۳۲۱۳۱۲۲۱

بلڈنگ نمبر ۲۲۸، مد مقابل پارک لالہ، کشاورز بولیورڈ، تہران، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۱۸۸۹۷۰۱۷۱

فہرست

پیش لفظ ۹

امام مہدی علیہ السلام احادیث اہل سنت کے آئینے میں ۱۳

تمہید ۱۳

حصہ اول: علمائے اہل سنت کا اعتراف کہ مہدی علیہ السلام کی ولادت ہو چکی ہے ۱۹

حصہ دوم: امام علیہ السلام کا نام و نسب ۲۶

مہدی علیہ السلام کنانی، ہاشمی اور قرشی ہیں ۲۶

مہدی علیہ السلام عبدالمطلب کی نسل سے ہیں ۲۷

مہدی علیہ السلام ابوطالب کی ذریت سے ہیں ۲۷

مہدی علیہ السلام اہل بیت کا ایک فرد ہے ۲۸

مہدی علیہ السلام کا تعلق رسول اللہؐ کی ذریت سے ہے! ۳۰

مہدی علیہ السلام فاطمہ کی اولاد سے ہے ۳۰

امام مہدی علیہ السلام کا تعلق امام حسین علیہ السلام کی ذریت سے ہے ۳۱

امام مہدی علیہ السلام کی والدہ کا نام ۳۴

حصہ سوم: امام مہدی علیہ السلام کی صفات ۳۶

حصہ چہارم: اللہ کے ہاں امام مہدی علیہ السلام کا مقام ۴۱

حصہ پنجم: مہدی علیہ السلام اللہ کا خلیفہ اور آخری امام ہیں ۴۳

حصہ ششم: امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام کی امامت کریں گے............ ۴۶

حصہ ہفتم: امام مہدی علیہ السلام کا پرچم............ ۴۹

حصہ ہشتم: امام مہدی علیہ السلام کی عطا............ ۵۰

حصہ نہم: امام مہدی علیہ السلام کے معجزے............ ۵۲

خلاصہ کلام............ ۵۴

www.ketab.ir

پیش لفظ

عصر حاضر تہذیبوں کی جنگ کا زمانہ ہے۔ تبلیغ کے مؤثر اسالیب سے استفادہ کر کے اپنے افکار کی نشر و اشاعت کرنے والا ہر مکتب اس میدان میں گوئے سبقت لے جائے گا اور اہل جہان کی فکر پر اثر انداز ہوگا۔

ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد پوری دنیا کی نگاہیں ایک مرتبہ پھر اسلام اور شیعہ تہذیب کی طرف مرکوز ہوگئی ہیں۔ دشمنوں نے اس فکری و روحانی طاقت کو توڑنے کی غرض سے اور دوستوں نے انقلابی و تہذیبی تحریک کے نمونوں کی پیروی اور اس سے الہام گیری کی خاطر اس ناب اور تاریخ ساز تہذیب کے امّ القریٰ کی طرف ٹکٹکی باندھ رکھی ہے۔

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے خاندانِ عصمت کے پیروکاروں میں یکجہتی، ہمفکری اور باہمی تعاون کی ضرورت کو درک کرتے ہوئے دنیا بھر کے شیعوں کیساتھ ایک فعال رابطہ برقرار کرنے اور فقہ جعفریہ کے مفکرین اور خلاق شیعوں کی عظیم و کارآمد قوت سے استفادہ کرنے کی غرض سے اس میدان میں قدم رکھا ہے تاکہ سیمیناروں کے انعقاد، کتابوں اور تراجم کی نشر و اشاعت اور شیعہ افکار سے متعلق علمی مواد کا تبادلہ کر کے اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات اور اسلام ناب محمدی کو فروغ دے سکے۔

www.ketab.ir

خدا کا شکر ہے کہ رہبر معظم حضرت آیت اللہ خامنہ ای مدظلہ کی اس حساس اور مکتب ساز میدان میں خصوصی ہدایات کی روشنی میں اہم اقدامات کیے گئے ہیں اور امید ہے کہ مستقبل میں یہ نورانی اور بنیادی نوعیت کی تحریک زیادہ سے زیادہ پھولے پھلے نیز آج کی دنیا اور قرآن و عترت کے درخشاں معارف کی تشنہ انسانیت زیادہ سے زیادہ اس مکتب کی روحانیت، عرفان اور ولایت کے حامل اسلام کے چشمہ رواں سے بہرہ مند اور سیراب ہو۔

ہمارا یہ یقین ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کو صائب، ماہرانہ، منطقی اور استوار انداز سے پیش کر کے خاندانِ رسالت اور بیداری و حرکت و روحانیت کے پرچمداروں کی میراث کے مانندگار جلوؤں کو دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے اور اس کی بدولت ظہور سے پہلے ماڈرن جہالت، دنیا کو ہڑپ کرنے والوں کی آمریت وہٹ دھرمی اور انسانیت و اخلاق سوز اقدار سے اکتائی ہوئی بشریت کو امام عصر علیہ السلام کی عالمی حکومت کا تشنہ و گرویدہ بنایا جا سکتا ہے۔

اس اعتبار سے ہم محققین اور مصنفین کی علمی کاوشوں اور تحقیقات کا استقبال کرتے ہیں اور خود کو ان مؤلفین اور مترجمین کا خادم سمجھتے ہیں جو اس پاک تہذیب کی نشر و اشاعت کی سعی کر رہے ہیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ اس مرتبہ مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام کی ایک تحقیقی کتاب ”اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں“ کے عنوان سے آپ عزیزوں کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ کتاب اس مقدس ادارے کے مایہ ناز محققین کی زحمتوں کا نتیجہ ہے کہ جسے لائق اور گرامی قدر مترجمین کی خامہ فرسائی نے اردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے اور ہم ان عالی قدر مؤلفین اور مترجمین کی توفیقات خیر کیلئے دعا گو ہیں۔

www.ketab.ir

یہاں ہم اس کتاب کی تخلیق کیلئے سعی و کوشش کرنے والے ادارہ ترجمہ کے تمام عزیز دوستوں اور مخلص ساتھیوں کی بھی صدق دل سے قدر دانی کرتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ تہذیبی جنگ کے میدان میں اٹھایا جانے والا یہ چھوٹا سا قدم، صاحب ولایت کی خوشنودی و رضامندی کا مشمول قرار پائے!

شعبہ تہذیب وثقافت
مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ketab.ir

امام مہدی علیہ السلام احادیث اہل سنت کے آئینے میں

تمہید

مصلحِ عالم کے قطعی ظہور اور اس کی عادلانہ حکومت کے یقینی قیام پر ایمان صرف آسمانی ادیان کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ اس اعتقاد کا دائرہ غیر دینی فلسفی اور نظریاتی مکاتبِ فکر کو بھی محیط ہے۔ بطور مثال ہیگل کی جدلیت جس نے تناقضات کی بنیاد پر تاریخ کی تفسیر پیش کی ہے اس بات کی معتقد ہے کہ وہ یوم موعود ضرور آئے گا جس میں تناقضات کا خاتمہ ہوگا اور الفت و سلامتی کا دور دورہ ہوگا۔[1]

اسی طرح بعض لادین مفکرین بھی اس بات کے معتقد ہیں کہ ایسا ضرور ہوگا۔ بطور مثال معروف برطانوی مفکر برٹرینڈ رَسل کہتا ہے: یہ عالم ایک ایسے مصلح کا منتظر ہے جو ایک ہی پرچم تلے اور ایک ہی نعرے کے زیر سایہ پورے عالم کو ایک مرکز پر جمع کرے گا۔[2]

www.ketab.ir

۱۔ دیکھئے: شہید سید محمد باقر الصدر کی کتاب "البحث حول المهدی علیہ السلام"، ص ۸۷۔

۲۔ دیکھئے: سید عبد الرضا شہرستانی کی "المهدی الموعود ودفع الشبهات عنه" ص ۶۔

معروف سائنسدان البرٹ آئن شائن نے بھی بالکل یہی نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے کہا ہے : اس دن کی آمد بعید نہیں ہے جب پورے عالم میں امن و سلامتی اور اخلاص کا دور دورہ ہوگا نیز لوگوں کے درمیان محبت اور بھائی چارے کی فضا حاکم ہوگی۔[۱]

آئرش مفکر برنارڈ شانے دونوں سابق الذکر صریح بیانات سے زیادہ صریح اور دقیق انداز میں مصلحِ عالم کی توصیف کرتے ہوئے اور اس کے ظہور سے پہلے اس کی طویل عمر کو لازم قرار دیتے ہوئے کہا ہے: وہ ایک زندہ انسان ہے جو ایک صحیح و سالم جسمانی ساخت اور غیر معمولی عقلی قوت کا حامل ہوگا۔ وہ ایک اعلیٰ انسان ہے اور یہ ادنیٰ انسان طویل جد و جہد کے بعد اس کی جانب بڑھتا ہے۔ اس کی عمر طویل یہاں تک کہ تین سو سال سے بھی زیادہ ہوگی۔ وہ اس بات پر قادر ہوگا کہ اپنی طویل زندگی کے دوران حاصل شدہ مجموعی تجربات سے استفادہ کر سکے۔[۲]

ادھر آسمانی ادیان نے اس مصلح عالم کے ظہور کے قطعی ہونے کی جانب اشارہ کیا ہے۔ مقدس آسمانی کتابوں میں مذکور بشارتوں کے تحقیقی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رو سے یہ مصلح وہی مہدی علیہ السلام ہے جو مذہب اہل بیت کے اعتقادات کا حصہ ہے۔ ان بشارتوں پر مشتمل بیانات کے بارے میں انجام پانے والی متعدد تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔[۳]

قاضی ساباطی نے مصلح عالم کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور سے پہلے کی مقدس کتابوں میں سے کتاب اشعیا کے اندر مذکور ایک بشارت تک رسائی حاصل

۱۔ ایضاً۔

۲۔ دیکھئے: عباس محمود العقاد کی کتاب برنارڈ شا، ص ۱۲۴۔۱۲۵۔

۳۔ دیکھئے: شیخ صادق کی بشارات عہدین، ترجمہ: البشارات والمقارنات۔

www.ketab.ir

کرتے ہوئے کہا ہے: یہ مہدی علیہ السلام کے بارے میں صریح بیان ہے۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں:

"امامیہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد محمد بن حسن عسکری ہیں جو ۲۵۵ھ میں حسن عسکری کی کنیز نرجس کے بطن سے معتمد کے عہد میں "سُرَّ مَنْ رَأیٰ" میں پیدا ہوئے پھر ایک سال غائب رہے، [1] پھر ظاہر ہوئے اور پھر غیبت کبریٰ میں چلے گئے۔ اس کے بعد آپ اس وقت تک ظاہر نہیں ہوں گے جب تک اللہ ارادہ نہ فرمائے۔

چونکہ امامیہ کا قول اس نص کے ساتھ زیادہ ہمآہنگ ہے اور میرا مقصد بھی یہ ہے کہ میں کسی قسم کے مذہبی تعصب کے بغیر امت محمد کا دفاع کروں اس لئے آپ سے میری عرض ہے کہ امامیہ حضرات کا دعویٰ اس نص کے ساتھ ہمآہنگ ہے۔" [2]

اسی طرح علامہ محمد رضا فخر الاسلام (جو پہلے نصرانی تھے پھر مسلمان ہو کر مذہب اہل بیت کے پیروکار بن گئے) بھی اسی نتیجے تک پہنچ گئے جس تک ساباطی پہنچے تھے۔ موصوف نے یہود و نصاریٰ کی ردّ میں ایک تفصیلی کتاب "انیس الاعلام" لکھی ہے اور اپنی تحقیقی کاوش میں ان بشارتوں کا ذکر کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ بشارتیں مہدی بن حسن عسکری علیہما السلام پر منطبق ہوتی ہیں۔ [3]

۱۔ یہ بات ثابت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اپنے پدر گرامی کی رحلت کے بعد ۶۹ سال مسلسل غائب رہے۔
۲۔ البراہین الساباطیہ میں اسے میرزا نوری کی کتاب کشف الاستار، ص ۸۴ سے نقل کیا گیا ہے۔
۳۔ دیکھئے: محمد صادقی کی کتاب بشارات عہدین، ص ۲۳۲۔

www.ketab.ir

جو شخص ان بشارتوں کے الفاظ کا بغور جائزہ لے وہ دیکھے گا کہ ان میں مصلح عالم کی جو صفات مذکور ہیں وہ حضرت مہدی منتظر علیہ السلام کے علاوہ کسی پر منطبق نہیں ہوتیں۔ یہ وہی مہدی منتظر ہیں جو مکتب اہل بیت کے عقیدے کا حصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص اس عقیدے سے نابلد ہو وہ مذکورہ بشارتوں کے حقیقی مصداق سے آشنائی حاصل نہیں کر سکتا۔ بطور مثال ہم انجیل کے سفر الرؤیا، فصل ۱۲، (مکاشفات یوحنا لاہوتی)، جملہ نمبر ۱ تا ۱۷ کے بارے میں انجیل کے مفسرین کے اقوال میں اس بات کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ وہ اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ ان بشارتوں کے ان جملوں میں جس شخص کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے وہ اب تک پیدا نہیں ہوا ہے۔ بنابریں ان جملوں کی واضح تفسیر اور ان کا روشن مفہوم مستقبل میں ہی ظاہر ہوگا جس کا وقت مجہول ہے۔[1]

اہل سنت کے بعض علما بھی مذکورہ تحقیقات اور ان کے نتائج کو ہو بہو قبول کرتے ہیں۔ بطور مثال استاد سعید ایوب اس نتیجے تک پہنچے ہیں کہ ''سفر الرؤیا'' کے مذکورہ جملوں میں جس مصداق کا تذکرہ ہوا ہے وہ وہی مصداق ہے جو مکتب اہل بیت کے عقیدے میں شامل ہے۔ وہ رقمطراز ہیں: ''اسفار انبیاء میں لکھا ہوا ہے کہ مہدی کے عمل میں کوئی عیب نہیں ہوگا۔''

اس کے بعد وہ اس بیان پر یوں تبصرہ کرتے ہیں: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اہل کتاب کی کتابوں میں اسے ایسا ہی پایا ہے۔ اہل کتاب نے مہدی کے بارے میں مذکور پیشگوئیوں کا جائزہ لیا ہے اور ساتھ ہی آپ کے جد صلی اللہ علیہ وآلہ کی احادیث کا بھی جائزہ لیا ہے۔

۱۔ دیکھئے: محمد صادقی کی بشارات عہدین، ص ۲۶۴۔

www.ketab.ir

سفر الرؤیا کی پیشگوئیاں ایک خاتون کی نشاندہی کرتی ہیں جس کی نسل سے بارہ مرد پیدا ہوں گے۔"

اس کے بعد وہ ایک اور خاتون کا ذکر کرتے ہیں جو اس آخری مرد کو جنم دے گی جس کا تعلق اس کی جدّہ کے بطن سے ہوگا۔ سفر میں مذکور ہے: یہ خاتون خطرات میں گھر جائے گی۔

اس نے ان خطرات کو اژدھے سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا ہے: اژدھا اس عورت کے سامنے کھڑا ہوگا تاکہ جب وہ بچے کو جنم دے تو وہ اسے نگل لے۔"[۱]

بالفاظ دیگر حکومت کا ارادہ یہ ہوگا کہ اس بچے کو قتل کردے۔ بچے کی ولادت کے بعد کیا ہوگا؟ اس بارے میں برکلے اپنی تفسیر میں رقمطراز ہے: "جب خطرات اس خاتون پر حملہ آور ہوں گے تو اللہ اس کے بچے کو اٹھا لے گا اور اس کی حفاظت کرے گا۔"

نص کہتی ہے: "اللہ اس کے بیٹے کو اٹھا لے گا یعنی اللہ اس بچے کو چھپا لے گا۔"

برکلے کہتا ہے: سفر میں مذکور ہے: "یہ بچہ ایک ہزار دو سو ساٹھ دن[۳] غائب رہے گا۔ یہ وہ مدت ہے جس کی علامات اہل کتاب کے ہاں مذکور ہیں۔"[۲]

اس کے بعد برکلے اس (پہلی) خاتون کی نسل کے بارے میں بطور عام لکھتے ہیں: اژدھا اس خاتون کی نسل کے ساتھ معاندانہ جنگ کرے گا جیسا کہ سفر میں مذکور ہے:

۱۔ سفر الرؤیا، ج ۱۲، ص ۳۔

۲۔ ایضاً، ج ۱۲، ص ۵۔

۳۔ یہ مدت بطور رمز بیان ہوئی ہے۔ اصل عبرانی نسخے میں اس کا ذکر یوں ہوا ہے: "وہ اس اژدھے سے ایک زمانہ اور دو زمانے اور نصف زمانہ غائب رہے گا۔" بشارات عہدین، ص ۲۶۳۔

اژدھا اس خاتون سے غضبناک ہوگا اور اس کی نسل کے باقی افراد جو وصایائے الٰہی کے محافظ ہیں، کے ساتھ جنگ برپا کرنے کے لئے جائے گا۔"[۱]

استاد سعید ایوب مذکورہ بیان کے بعد لکھتے ہیں: یہ ہیں مہدی علیہ السلام کے اوصاف۔ یہ بالکل وہی اوصاف ہیں جو شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں مذکور ہیں۔[۲]

موصوف نے اپنے قول کی تقویت ان تبصروں کے ذریعے کی ہے جن کا ذکر انہوں نے حاشیے میں کیا ہے تاکہ آل محمد علیہم السلام کے مہدی علیہ السلام پر ان اوصاف کی تطبیق ہو۔[۳]

بنابریں بہت سی تفصیلات اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ ان بشارتوں کا اشارہ بعینہٖ اس مہدی منتظر کی طرف ہے جو مکتب اہل بیت کے عقیدے میں شامل ہے۔ یہاں ہم اہل سنت کی ان احادیث و روایات کا رخ کریں گے جن میں امام علیہ السلام کی ذات اور ذاتی خصوصیات کا ذکر ہوا ہے تاکہ ہم دیکھیں کہ کیا روایات نے صرف کلی عنوان کی تصریح پر اکتفا کیا ہے یا آپ علیہ السلام کے ظہور کو تواتر کے ساتھ ثابت کرنے کے علاوہ آپ علیہ السلام کی ذاتی خصوصیات کا بھی تذکرہ کیا ہے؟

جواب: ظاہر ہے کہ جو شخص ظہور کا معتقد ہو اور اس کے وقوع کا یقین بھی رکھتا ہو لیکن اس کے سامنے واضح اور معین نہ ہو کہ آخری زمانے کا مہدی موعود جو ایک زمینی حقیقت

www.ketab.ir

۱۔ سفر الرؤیا ۱۲/۱۳۔

۲۔ المسیح الدجال: سعید ایوب، ۳۷۹۔ ۳۸۰، المہدی المنتظر فی الفکر الاسلامی سے ماخوذ، مطبوعہ مرکز الرسالہ، ص ۱۳۔ ۱۴

۳۔ دیکھئے: مجمع جہانی اہل بیت کی شائع کردہ: الامام المہدی، سلسلۃ اعلام الہدایۃ، ص ۹۔ ۲۴۔

ہے؛ کون ہے تو اس شخص کو مہدی کا معتقد شمار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ (مبہم اعتقاد) اسلام کے اصل مقصد کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔

گویا یہ شخص مہدویت کے عنوان پر تو ایمان و اعتقاد کا حامل ہے لیکن اس کے مضمون کا معتقد نہیں۔ اگر ہم امام علیہ السلام کی ذات پر اعتقاد اور ظہور پر اعتقاد کو ایک دوسرے سے الگ کریں تو مہدی موعود پر اعتقاد سرے سے فاسد ہو جائے گا۔ اس کی مثال کچھ یوں ہے کہ کوئی شخص نماز کے وجوب کا تو معتقد ہو لیکن اس کے ارکان سے نابلد ہو۔

یہاں ہم احادیث اہل سنت کی روشنی میں ایک زمینی حقیقت کے طور پر امام مہدی علیہ السلام کی ذات سے آشنائی حاصل کرنے کی خاطر اس مبحث کو کئی حصوں میں تقسیم کریں گے۔

حصہ اول: علمائے اہل سنت کا اعتراف کہ مہدی علیہ السلام کی ولادت ہو چکی ہے

برادرانِ اہل سنت کی ایک بڑی تعداد نے امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں اپنے ہاتھوں سے بہت سارے اعترافات کو سپرد قلم کیا ہے۔ بعض حضرات نے ان تمام اعترافات کو جمع کرنے کے لئے خاص تحقیقات انجام دی ہیں۔ ان اعترافات کے ادوار باہم یوں متصل ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا بعد میں اعتراف کرنے والا اپنے سے پہلے اعتراف کرنے والے کے ہم عصر ہے۔ لہٰذا امام عصر علیہ السلام کی غیبت صغریٰ (۲۶۰ھ تا ۳۲۹ھ) سے لے کر عصر حاضر تک یہ امر تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔

www.ketab.ir